(احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے)

(جمعرات 25 ستمبر 2003ء)

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 25 ستمبر 2003ء 27 رجب 1424 ہجری-25 تبوک 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 218

حیا اور ایمان

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو اس کے شرمیلے پن کی وجہ سے سرزنش کر رہا تھا۔ رسول اللہؐ نے اسے ٹوکا اور فرمایا اسے کچھ نہ کہو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الحیاء حدیث نمبر 5653)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قادیان کے ایک معمر ہندو جاٹ کا بیان ہے کہ......... میرے سامنے کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ کوئی بڑا افسر یا رئیس حضرت مسیح موعود کے والد صاحب سے ملنے کے لئے آتا تو باتوں باتوں میں ان سے پوچھتا کہ آپ کے بڑے لڑکے (یعنی مرزا غلام قادر) کے ساتھ تو ملاقات ہوتی رہتی ہے لیکن آپ کے چھوٹے بیٹے (یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) کو کبھی نہیں دیکھا وہ جواب دیتے تھے کہ "ہاں میرا دوسرا لڑکا غلام قادر سے چھوٹا ہے تو سہی پر وہ الگ ہی رہتا ہے.........پھر وہ کسی کو بھیج کر مرزا صاحب کو بلواتے چنانچہ آپ آنکھیں نیچی کئے ہوئے آتے اور والد صاحب کے پاس ذرا فاصلہ پر بیٹھ جاتے اور یہ عادت تھی کہ بایاں ہاتھ اکثر منہ پر رکھ لیا کرتے تھے اور کچھ نہ بولتے اور نہ کسی کی طرف دیکھتے بڑے مرزا صاحب فرماتے "اب تو آپ نے اس دلہن کو دیکھ لیا"۔

(تاریخ احمدیت۔ جلد اول۔ صفحہ 62)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب رقم فرماتے ہیں کہ:۔

حضرت مسیح موعود جب مخاطب ہو کر کلام فرماتے تو آنکھیں نیچی ہی رہتی تھیں۔ اسی طرح جب مردانہ مجالس میں بھی تشریف لے جاتے تو بھی ہر وقت نظر نیچے ہی رہتی تھی۔

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 12-13)

حضرت مولوی شیر علی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا کہ حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں.........اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہو گئیں۔

(شمائل احمد ص 92)

بے کاری-حقیقتاً خودکشی ہے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

میں بار بار کہہ چکا ہوں- کہ بیکار نوجوان کام کریں- اگر روزانہ دو چار آنہ بھی وہ کما سکیں تو ان کے مال کی زیادتی - اخلاق کی درستی اور ان کے والدین کے بوجھ کی کمی کا موجب ہوگا- کاش میری اس نصیحت کی قیمت ہماری جماعت کے ذہنوں میں آ جائے اور ہزاروں نوجوان جو گھروں میں بیٹھے آئندہ کی خوابیں دیکھ رہے ہیں اور حقیقتاً خودکشی کر رہے ہیں- اپنی بیوقوفیوں سے باخبر ہو کر اپنے پر اور اپنی جماعت پر بھی رحم کریں اللھم آمین-

(روزنامہ الفضل 8 مارچ 1935ء)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں- ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں-

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن الرشید

2002ء ⑩

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ڈیڑھ ماہ میں آنکھوں کی پیوندکاری کے چھ کامیاب آپریشنز ہوئے۔

3 اکتوبر روزنامہ **الفضل** ربوہ انٹرنیٹ پر جانا شروع ہوگیا۔

3 اکتوبر یوم اتحاد جرمنی کے موقع پر احمدیہ بیوت الذکر جرمنی میں تقریبات کا انعقاد۔

5، 6 اکتوبر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کا 19 واں سالانہ اجتماع بمقام بیت الہدیٰ سڈنی۔ 253 خدام و اطفال کی شرکت۔

7 تا 9 اکتوبر ونوالیو ریجن فجی کا 18 واں جلسہ سالانہ

9 تا 14 اکتوبر فرینکفرٹ کے عالمی کتب میلہ میں جماعت احمدیہ جرمنی کا بک سٹال۔ میلے میں 110 ممالک کے چھ ہزار سٹال تھے۔

12 اکتوبر جماعت احمدیہ سرینام کا جلسہ سالانہ

12، 13 اکتوبر انصاراللہ جرمنی کی 13 ویں مجلس شوریٰ۔ 202 نمائندگان کے علاوہ 32 اعزازی اور 45 زائرین کی شمولیت۔ جماعت احمدیہ سورینام کا جلسہ۔

12، 13 اکتوبر جماعت احمدیہ کونگو (کنشاسا) کا نواں جلسہ سالانہ 790 نومبائعین سمیت 4782 احباب کی شرکت، اہم حکومتی عہدے داروں کی شمولیت اور میڈیا میں بھرپور کوریج۔

13 اکتوبر مولانا محمد ابوالوفاء صاحب مربی انچارج کیرالہ کی وفات بعمر 84 سال۔

13 اکتوبر انصاراللہ برطانیہ کے تحت پہلی دعوتی ٹریننگ کلاس۔ حاضری 66

13 تا 18 اکتوبر مجلس خدام الاحمدیہ کینیا کا ریفریشر کورس۔

14 اکتوبر لندن کے ایک ہسپتال میں ماہر امراض قلب امریکی ڈاکٹر جینکو نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی انجیو پلاسٹی کی۔

14 تا 16 اکتوبر اطفال الاحمدیہ کی سہ روزہ تربیتی کلاس بمقام بیت الرحمٰن گلاسکو۔

14 تا 18 اکتوبر کینیا میں مجلس خدام الاحمدیہ کا پانچ روزہ ریفریشر کورس۔

16، 17 اکتوبر انصاراللہ بھارت کا 25 واں سالانہ اجتماع۔

17، 18 اکتوبر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کا سالانہ سیمینار ایوان محمود ربوہ میں ہوا۔ ایسوسی ایشن کی 18 برانچز ، 2125 سے زائد ڈونرز اور آنکھوں کی پیوندکاری کے 12 کامیاب آپریشنز ہو چکے ہیں۔

18 تا 20 اکتوبر مجلس انصاراللہ امریکہ کا سالانہ اجتماع و مجلس شوریٰ بمقام بیت الرحمٰن میری لینڈ۔

19 تا 20 اکتوبر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی مجلس شوریٰ کا انعقاد کل تعداد شرکاء 452 تھی۔

19 تا 21 اکتوبر مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع بمقام قادیان۔

19 اکتوبر Visiga تنزانیہ میں نئی احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح۔ سو بیوت الذکر سکیم کے تحت یہ 44 ویں بیت الذکر ہے۔

نغمۂ وفا

اے مسیحا نفس ، اے مہ دلبراں
تخت مہدی کے وارث امام الزماں
سیّدی ، مُشفقی ، مرشدی ، مہرباں
ہم نے بہر خدا تیری بیعت جو کی
تو ہمارا ہوا ، ہم ترے ہو گئے

برق روحانیت کی عجب رو چلی
شب گزیدوں کو پھر روشنی مل گئی
قرمزی شب ہوئی، دن ہرے ہو گئے
سیّدی ، مُشفقی ، مرشدی ، مہرباں
تو ہمارا ہوا ، ہم ترے ہو گئے

تیری مسکان کی پھوار دل پر گری
گلشنِ جاں میں بادِ صبا چل پڑی
پیار میں تیرے مَن بانورے ہو گئے
سیّدی ، مُشفقی ، مرشدی ، مہرباں
تو ہمارا ہوا ، ہم ترے ہو گئے

زندگی تیرے دم سے بدلنے لگی
عشق تازہ ہوا ، جاں سنبھلنے لگی
کھوٹے سکے تھے لیکن کھرے ہو گئے
سیّدی ، مُشفقی ، مرشدی ، مہرباں
تو ہمارا ہوا ، ہم ترے ہو گئے

لفظ سب ہیں پرانے، کہانی نئی
آنکھ کے پانیوں کی روانی نئی
روح کے رنگ ہی دوسرے ہو گئے
سیّدی ، مُشفقی ، مرشدی ، مہرباں
تو ہمارا ہوا ، ہم ترے ہو گئے

جمیل الرحمٰن

پبلشر آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

خدا تعالیٰ کے ہاں عظیم مقام کے حامل، محبت الٰہی اور خدمت خلق میں مخمور شفیق وجود

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی درخشاں سیرت کے بعض نمایاں پہلو

لجنہ اماء اللہ ربوہ کی رہنمائی، حوصلہ افزائی، درستگی تلفظ قرآن اور ایم ٹی اے کے اہم کام

محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

قسط دوم آخر

میں نے ایک بار ایک بچی کی نظمیں آپ کو بھجوائیں۔ جواب میں تحریر فرمایا:۔

"آپ کا خط محررہ 30.4.94 ملا۔ کیسٹیں بھی مل گئی ہیں عزیزہ طیبہ مبارکہ کی آواز اچھی ہے۔ M.T.A پر سنی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان سب بچیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مزید اچھی آوازیں مل جائیں۔ ریاضت اور پریکٹس سے انشاء اللہ بہت اچھا معیار ہو جائے گا۔ اب خدا کے فضل سے دن بدن اس میں ترقی ہوگی۔ اللہ آپ کو نمایاں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔" (مکتوب 5.5.94)

اور پھر واقعی خدا کے فضل سے ریاضت، پریکٹس اور حضور کی ذاتی محنت اور توجہ سے اسمیں خوب ترقی ہوئی اور بہت اچھا معیار قائم ہوا۔ خصوصاً اُن بچیوں کا جنھوں نے براہ راست حضور کے زیر سایہ تربیت پائی۔

پھر مزید ہدایت بذریعہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بھجوائی۔

"بچی کی آواز بہت اچھی اور پر اثر ہے لیکن تیزی بہت ہے۔ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنی چاہئے تھوڑا سا تحمل کر لیتیں تو اچھا تھا۔"

حضور انور والی دونوں نظمیں آپ کو بھجوائی جا رہی ہیں۔ حضور نے ان میں بعض تبدیلیاں فرمائی ہیں ان کی روشنی میں انہیں سے دوبارہ پڑھوا کر بھجوائیں۔ اس کے علاوہ اور نظمیں بھی ان سے پڑھوائیں۔ ایک نظم "عرفان کی بارش ہوتی ہے دن رات ہمارے ربوہ میں" یہ بھی نغمے کی شکل میں تیار کروا کر بھجوائیں۔"

(مکتوب 8.5.94)

ایک مرتبہ جب حضور ہارٹلے پول میں اردو کلاس کے ساتھ تشریف لائے تو باہر سیر کے دوران بھی کلاس منعقد کی۔ واپس گھر آئے تو امی (جو کہ باہر نہیں جا سکتی تھیں) نے کہا کہ میں تو وہاں نہیں جا سکتی تھی اسلئے کلاس سے محروم رہی۔ حضور نے از راہ شفقت گھر میں بھی ایک کلاس منعقد کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ ایک دلچسپ کلاس وہاں لگائی گئی۔ جسمیں دادی اماں والی نظم بچوں نے پیش کی۔

امی نے حضور سے عرض کیا کہ بڑی خوش قسمتی ہے ان بچوں کی جنھیں یہ موقع مل رہا ہے۔ حضور نے فرمایا اور یہ پھر دوبارہ ملنا بھی نہیں۔ (مفہوم یہ تھا)

ایک مرتبہ تحریر فرمایا:۔

"الحمدللہ ثم الحمدللہ، اللہ تعالیٰ M.T.A کیلئے قرآن کلاس، زبانوں کی کلاس اور ہومیوپیتھی کلاس لینے کی توفیق دے رہا ہے اور نتائج حوصلہ بخش ہیں۔"

(مکتوب 19.9.94)

حضور نے جماعت کو اردو زبان سکھانے والے پروگرام تیار کرنے کیلئے فرمایا لجنہ ربوہ نے ایک حقیر کوشش کی نمونہ کا سکرپٹ حضور کی خدمت میں بھجوایا حضور اسوقت تک خود اردو کلاس جاری فرما چکے تھے۔ چنانچہ تحریر فرمایا:۔

"لجنہ اماء اللہ ربوہ مرکزیہ کی طرف سے آپ نے جو اردو پروگرام بھجوایا ہے۔ اچھا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ہمارا پروگرام تو اب بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ آپ نے چھپوانا ہے تو چھپوالیں۔ لوگ تو ساتویں دن بولنے بھی لگ پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ M.T.A کے ذریعے جلد جلد لوگوں کو فائدہ حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ تمام کارکنات اور معاونات کو محبت بھرا اسلام اور دعا اور شکریہ کا پیغام پہنچائیں۔

(مکتوب 19.9.94)

خاکسار جب بھی لندن جاتی حضور کی ترجمۃ القرآن کلاس اور ہومیوپیتھی کلاس میں شرکت کرنے کی سعادت حاصل ہوتی۔ T.V پر دیکھنے کا بھی مزہ آتا تھا لیکن وہاں بیٹھ کر شامل ہونے کا مزہ تو اور ہی تھا۔ الحمدللہ۔ پاکستان ٹیلی ویژن نے جب Ptv world شروع کرنے کا اعلان کیا تو میں نے اپنے خط میں اسکا ذکر کیا۔ جواب میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

"آپکا خط محررہ 26.5.96 ملا۔ ہمارے M.T.A کی نقل میں پاکستان t.v کے اعلانات کی کچھ بھی حیثیت نہیں۔ وہ تو صرف لہو ولعب وغیرہ کی باتیں ہی کر سکتے ہیں۔ لیکن آسمانی پیغام اور اسکی روح وہ لوگ کہاں سے لائیں گے۔ M.T.A تو اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم انعام ہے۔ اللہ جماعت کیلئے اسے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ اللہ آپکا سفر مبارک فرمائے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔" (مکتوب 6.6.96)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے M.T.A کے ذریعہ جب خطبات جمعہ باقاعدگی سے نشر ہونے لگے تو لجنہ ربوہ نے اس سلسلہ سے بھرپور استفادہ کیلئے ممبرات کی خطبات جمعہ میں حاضری بڑھانے کیلئے بھرپور کوششیں کیں۔ ابتداء میں تو بہت کم جگہوں پر ڈش انٹینا نصب ہوتے تھے۔ چنانچہ خطبہ سننے کے انتظامات کے متعلق بھی تفصیلی جائزے لئے گئے۔ ان جائزوں کی رپورٹ اور اپنی تجاویز خاکسار حضور کی خدمت میں بھجواتی رہی۔ حضور کی طرف سے بہت توجہ کے ساتھ جوابات موصول ہوتے رہے۔ بعدہ' جب حضور کی خدمت میں حاضری کی رپورٹ بھجوائی جاتی تو اسکو بھی حضور بغور ملاحظہ فرماتے اور ہدایات سے نوازتے۔

چنانچہ حضور نے جو مکتوبات تحریر فرمائے ان میں سے کچھ پیش ہیں۔

تحریر فرمایا:۔

"آپ کی رپورٹ محررہ 24.11.92 ملی پتہ نہیں یہ رپورٹ اتنا عرصہ کہاں رکی رہی۔ اب تک تو خدا تعالیٰ کے فضل سے سیٹلائٹ کے نظام میں کافی پیش رفت ہو چکی ہے تاہم اس رپورٹ میں لجنہ کی حاضری سے متعلق اور دیگر تربیتی امور کے بارہ میں آپ نے جو تجزیہ کیا ہے وہ بہت اچھا اور متوازن ہے۔ مجھے اس سے پورا اتفاق ہے مستقل دلچسپی قائم رکھنے کیلئے ایک تو یہ ضروری ہے کہ یہ سلسلہ اب ٹوٹے نا لیکن اگر بیچ میں دوروں کا پروگرام شروع ہو گیا تو پھر مشکل پیش آئے گی اور بالعموم دوروں میں یہ تسلسل قائم نہیں رہتا اسلئے ہم سوچ رہے ہیں کہ کوئی ایسا انتظام کیا جائے کہ وہ وقت بھی ضائع نہ جائے۔ ایک تو یہ صورت ہو سکتی ہے کہ ان ایام میں پرانے خطبات، خطابات یا درسوں وغیرہ کی ویڈیو کیسٹس ٹیلی کاسٹ کی جائیں یا live ٹرانسمیشن کے سلسلہ کو جاری رکھا جائے اس کیلئے اخراجات میں اضافہ بھی خاصا ہوگا لیکن تمام ممکنہ صورتوں کا جائزہ لینے کی ہدایت ابھی سے کر دی ہے۔ اللہ برکتوں والے بہترین اسباب مہیا فرمائے اور سب کاموں کو آسان فرما دے۔ اعداد و شمار آپنے بڑے scientifically پیش کئے ہیں۔ اس وقت اگر خطبات سننے والوں کی تعداد 33% ہے تو یہ بھی تو دیکھنے کی بات ہے کہ نئے لانے والوں کیلئے کیا منصوبہ ہے۔ اس کام کیلئے تو ہر محلہ میں ایک ٹیم بنانی چاہیے جو exact معلوم کرے کہ کون آتا ہے اور کون نہیں اور کیوں نہیں آتا۔ اگر انٹینا نہیں تو اسکے لگوانے کی کوشش ہونی چاہئے لیکن اگر ویسے ہی دل پژمردہ ہیں تو انہیں اس غفلت سے جگانے کیلئے پانی کے چھینٹے سے کام لینا چاہئے اور پھر ان کو لا کر باقاعدہ یہ ریکارڈ رکھنا چاہئے کہ اب کتنا اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح مسلسل کوشش کے ساتھ اس تعداد کو بڑھاتے رہنا چاہئے اور اسمیں کسی بھی وجہ سے کوئی کمی نہیں آنے دینی چاہئے۔ یہ مذکورہ تعداد اگر کل آبادی کی ہے تو پھر یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ بچوں کو نکال کر باقی سننے والوں کی تعداد کتنی ہے اور کل آبادی کا کتنے فیصد ہے اور اس صورت میں 33% کی کیا حیثیت ابھرتی ہے۔ مثلاً 33% بچے، بیمار اور بوڑھے نکال دیے جائیں تو پیچھے 67% رہ جائیں گے اور انمیں 33% کی حیثیت 50% ہو جائے گی۔ گویا جو سننے کی اہلیت رکھتے ہیں ان کی تعداد 50% ہو جائے گی۔ بہر حال ایک ٹیم بنانے کی ضرورت ہے جو مسلسل محنت کے ساتھ اس کام میں لگی رہے اور سننے والوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کیلئے کوشاں رہے۔ قرآن کریم کے بارہ میں اتفاق ہے کہ ابتدائی گرائمر پڑھانے کی بہت ضرورت ہے لیکن یہ اس رنگ میں کلاسوں کی صورت میں ہی ہو سکتا ہے جس رنگ میں، میں جماعت کو اس سے آشنائی کرا رہا ہوں اور جس طرح مختلف عمروں اور مختلف علمی حیثیتوں کے لوگ میرے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں، انہیں ایک جیسی گرائمر کی dose دینا تو ممکن نہیں ہاں بیچ بیچ میں کسی آیت کے ترجمہ پر گرائمر کے نکات بتا دینا ان کی توجہ کو منقطع نہیں کرتا اور نہ ہی ان کیلئے ترجمہ سیکھنا کسی پہلو سے گراں بار ہوتا ہے۔ اپنے ساتھ کام کرنے والی تمام لجنہ ممبرات کو محبت بھرا اسلام پہنچا دیں۔ خدا حافظ و ناصر ہو۔

(مکتوب 9.2.1993)

پھر ہماری ایک اور رپورٹ کے جواب میں بھی

حضور نے تفصیلی ہدایات سے نوازا۔

تحریر فرمایا:۔

"خطبات جمعہ میں لجنہ کی حاضری اور پانچویں تعلیم القرآن کلاس میں حاضری کی رپورٹ موصول ہوئی۔ حاضری کا معیار برقرار رکھنے کیلئے آپ نے جن امور کی طرف توجہ دلائی ہے مجھے ان سے اتفاق ہے۔ لجنہ اپنے طور پر جو دے سکتی ہے وہ ان امور پر عمل کرنے کیلئے دے۔ باقی کیلئے میں علیاء کمیٹی کو لکھ رہا ہوں وہ جائزہ لیکر کارروائی کرے۔ آپکے خط میں جتنی باتیں ہیں وہ معقول اور وزنی ہیں اس لئے انشاءاللہ وہ اسکے مطابق کاروائی کریں گے۔ یہ حقیقت ہے کہ ان حالات میں زیادہ دیر تک ان انتظامات کو موجودہ صورت پر maintain نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی لوگوں پر مسلسل بوجھ ڈالا جاسکتا ہے۔ بلکہ اب مرکز کو اجتماعی صورت میں ان امور کیلئے فنڈ مقرر کرکے بنیادی سہولتیں مہیا کرنی چاہئیں جہاں تک آپکی رپورٹ کا تعلق ہے یہ واقعات اور گرافس کے مطابق بہت عمدہ ہے اور ماشاء اللہ بھرپور توجہ اور محنت سے مسلسل نظر رکھتے ہوئے کام ہو رہا ہے اس میں محض مضمون نگاری نہیں ہوتی بلکہ گرافس وغیرہ کے ذریعے ٹھوس حقائق سامنے آجاتے ہیں۔ اللہ آپکی کوششوں میں برکت دے۔

رمضان المبارک کے بعد حاضری کا معیار خاصا گرا ہے حاضرین کے ایک حصہ کا گرنا تو ضروری ہے اور سمجھ میں آتا ہے کیوں کہ عموماً رمضان میں حاضری عام دنوں کی نسبت ہمیشہ اچھی ہوتی ہے لیکن جو حصہ رمضان کے بعد گرا ہے اسکے متعلق دیکھنا یہ ہے کہ رمضان سے قبل حاضری کا جو معیار تھا اب وہ ہے یا نہیں اگر اس سے گرا ہے تو کتنے فیصد اور اس معیار کو بلکہ اس میں اضافہ کیلئے اب کیا کوشش ضروری ہے یہ باتیں ہیں جو آپ کے پیش نظر ہونی چاہئیں۔ اگر رمضان سے پہلے کے معیار سے اب بھی حاضری کا موجودہ 63% والا معیار بہتر ہے تو یہ خوش کن بات ہے بصورت دیگر فکر پیدا ہونی چاہئے۔ میں حاضری کا یہ گراف علیاء کمیٹی کو بھی بھجوا رہا ہوں تا کہ وہ ذیلی تنظیموں کے سامنے اسے رکھ کر حاضری بڑھانے کیلئے منصوبہ بندی کرے۔ حاضری کے ضمن میں بھی جو دوسری بات صاف دکھائی دے رہی ہے وہ یہ ہے کہ بیرونی محلوں میں یہ معیار خصوصیت سے گرا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دور کے محلوں میں انتظام ڈھیلا ہے اس کو بھی activate کرنے کی کوشش کریں وہاں حاضری بڑھا دیں تو وہاں تربیت کے مسائل جو نسبتاً زیادہ ہیں وہ بھی انشاء اللہ خود بخود حل ہو جائیں گے۔ اندرونی محلوں میں بھی اور بعض جگہ حاضری کا معیار بہت اچھا ہے اور بعض جگہ گرا ہے۔ وہاں بھی انتظام میں ضرور کوئی کمی ہوگی اسے دور کرنیکی بھی کوشش ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپکی ساتھی کارکنات کی مساعی میں برکت دے اور توقع سے بڑھ کر نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ جب آپ وہاں جائیں گی تو علیا کمیٹی سے رابطہ کرکے خود بھی اپنی تجاویز کے مطابق کارروائی کروانے کیلئے کوشش کریں۔ میرے نزدیک یہ سب تجاویز بہت اچھی ہیں۔ اور مستقل طور پر اس نظام کو جاری رکھنے کیلئے اب باقاعدہ منصوبہ بنا کر بنیادی سہولتیں مہیا ہونی چاہئیں۔ اللہ آپکے ساتھ ہو۔

(مکتوب 14.6.1993)

الحمدللہ کہ ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے خطبات جمعہ میں لجنہ ربوہ کی حاضری مسلسل بڑھتی رہی اور ہماری اوسط حاضری عام دنوں میں بھی 80% سے زیادہ رہی۔ چنانچہ حضور نے ہماری ایک رپورٹ کے جواب میں تحریر فرمایا:۔

"آپکی طرف سے لجنہ اماء اللہ ربوہ کی سالانہ حاضری کی رپورٹ موصول ہوئی اور ماہ نومبر کی رپورٹ بھی ملی۔ ماشاء اللہ حاضری کی رپورٹ بہت اچھی ہے۔

آپ اور آپکی معاونات بڑے خلوص، محنت اور سلیقے سے کام کررہی ہیں۔ میں سب کیلئے دل کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہوں۔ کل احمدیہ ٹیلیویژن پر live پروگرام میں آپکا بھی ذکر کیا تھا۔ جن کا ذکر نہیں ہوا ان کے لئے بھی میں دعا گو ہوں۔ اللہ سب کام کرنے والیوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اپنے دفتر میں سب کارکنات کو بہت بہت محبت بھرا سلام۔

(مکتوب 9.1.94)

یہاں اہل ربوہ کے اس خلوص کی یاد بھی تازہ کردوں جسکا اشارہ گزشتہ ایک خط میں بھی ہے۔ ابتداء میں ڈش انٹینا بیوت الذکر میں نہیں تھے بلکہ لوگوں کے گھروں میں پرائیویٹ طور پر تھے۔ لیکن اللہ کے فضل سے ہر محلہ میں ہر ایسے گھر نے جس کو اللہ نے یہ سہولت دی تھی اپنا گھر کھلے دل کے ساتھ اہل محلہ کیلئے کھولا ہوا تھا۔ وہ گھرانے جمعے کے روز باقاعدہ سینٹرز کی شکل اختیار کر لیتے تھے جہاں جا کر لوگ خطبہ سنتے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ انتظامات وسیع ہوتے گئے سہولتیں بڑھتی گئیں اور اب تو ماشاء اللہ کیبل کا نظام مہیا ہونے سے ہر گھر میں M.T.A یوں چلتا ہے جیسے کوئی بھی مقامی ٹی وی اسٹیشن۔

M.T.A کی ترقی کو دیکھتے ہوئے مجھے ہمیشہ پیش گوئی مصلح موعود کا وہ فقرہ یاد آتا ہے۔ "وہ جلد جلد بڑھے گا۔" اللہ نے اپنے فضل سے اسے بھی "جلد جلد" بڑھایا۔ ہماری ایک اور رپورٹ کے جواب میں تحریر فرمایا:۔

"آپکی ارسال کردہ رپورٹ بابت خطبات جمعہ موصول ہوئی۔ الحمدللہ ماشاءاللہ۔ آپنے بہت عمدہ کام سنبھالا ہے اور آپکا گروپ بھی آپکی ہدایت پر اچھا کام کر رہا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ سب کام تسلی بخش اور قابل تعریف ہیں سب کو میری طرف سے بہت بہت سلام اور دعائیہ پیغام۔ اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو۔"

(مکتوب 18.12.93)

پھر ایک اور رپورٹ کے جواب میں تحریر فرمایا:۔

"آپکی ارسال کردہ تفصیلی رپورٹ محررہ 23.1.94 موصول ہوئی۔ ماشاءاللہ نہایت سلیقے کے کام ہیں۔ اور دل ڈال کر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اور آپکی کارکنات کو جزا دے اور لجنہ ربوہ دنیا کیلئے ایک نمونے کی مجلس بن جائے۔ اللہ تعالیٰ نے m.t.a کے ذریعہ دین کے بہت سے کام آسان کردیئے ہیں اور رفتار میں غیر معمولی تیزی پیدا ہوئی ہے۔ یہی تو معجزہ اور نشان ہے۔ سب کو محبت بھرا بہت بہت سلام اور دعا۔ (مکتوب 12.2.94)

لجنہ ربوہ کی ریسرچ ٹیم کا قیام

حضور مختلف اوقات میں جماعت کو ریسرچ کیلئے توجہ دلاتے رہتے تھے۔ لندن میں حضور نے مردوں اور عورتوں کی علیحدہ علیحدہ ریسرچ ٹیمیں تیار کیں اور بنفس نفیس انہیں راہنمائی سے نوازتے۔ حضور کی خواہش کے مطابق خاکسار نے لجنہ ربوہ میں ریسرچ کا کام شروع کرنے کا ارادہ کیا اور اس ضمن میں حضور کی خدمت میں راہنمائی کیلئے درخواست کی۔ چنانچہ حضور نے درج ذیل جواب خاکسار کو تحریر فرمایا:

"آپکا خط ملا تھا۔ دور بیٹھے ہوئے دوسرے ریسرچ کرنے والوں کی راہنمائی کرنا مشکل کام ہے۔ جب آپ یہاں آئیں گی اور ریسرچ کرنے والی بچیوں کی میٹنگ ہوئی تو انشاءاللہ تعالیٰ پھر آپکو موقع دونگا کہ ان کی میٹنگ میں آکر بیٹھیں اور دیکھیں کہ کس طرح سے کام ہو رہا ہے۔ اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ یہ بات سمجھانے سے سمجھنے والی نہیں۔ ہر ایک کا ریسرچ کیلئے اپنا ایک مزاج ہے۔ اس کے مطابق ہی اس کو ہدایت دی جاسکتی ہے۔ تاہم آپ ریسرچ کا کوئی نہ کوئی حصہ چن کر اپنی مرضی سے وہاں ریسرچ کا کام شروع کروا سکتی ہیں۔ اللہ آپکے ساتھ ہو اور خود راہنمائی فرمائے۔

(مکتوب 18.5.1993)

چنانچہ خاکسار جب انگلستان گئی تو حضور نے حسب وعدہ خاکسار کو موقعہ عطا فرمایا کہ میں وہاں لجنہ کی ممبرات کی حضور کے ساتھ ریسرچ کے بارہ میں ہونے والی میٹنگ میں شامل ہوئی۔ وہ میٹنگ بہت دلچسپ تھی۔ پہلے سے جاری موضوعات پر بچیاں اپنے ریسرچ پیپرز لکھ کر لائی ہوئی تھیں جو انہوں نے پڑھ کر حضور کو سنائے۔ حضور ساتھ کے ساتھ سوالات اٹھاتے جاتے اور مزید تحقیق کیلئے راہنمائی فرماتے جاتے میرے پاس کچھ نوٹس اس میٹنگ کے پڑے ہیں۔ ان میں سے ایک موضوع تو حضرت مریمؑ کی ہجرت کے بارہ میں تھا اور دوسرا حضرت موسیٰؑ سے متعلق تھا مجھے کچھ کچھ اندازہ ہوا۔ اگلے روز اس ٹیم کیساتھ میٹنگ تھی جسے حضور حضرت مسیح موعود کی کتب کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کیلئے تیار کر رہے تھے۔ پہلے ایک بچی کتاب کا اردو حصہ پڑھتی پھر اسکا کیا ہوا ترجمہ پڑھتی۔ حضور باریکی میں جا کر مفہوم کو صحیح شکل میں رکھتے ہوئے ترجمے کے ایک ایک لفظ پر راہنمائی فرماتے بیچ میں ضرورت پڑتی تو انگریزی لغت میں سے بھی چیک فرماتے اور یوں بہت دلچسپ طریق پر آپ ان سے ترجمہ کا کام کرواتے۔ مجھے ہر دو میٹنگز میں شامل ہونے کا بہت لطف آیا۔ بعد میں کھانے کی میز پر میں نے ذکر کیا کہ مجھے بہت اچھا لگا اور بہت لطف آیا۔ حضور خوش ہوئے اور فرمایا کہ میں یہاں انگریزی میں ترجمہ کرنے والی لڑکیوں کی ٹیم تیار کر رہا ہوں اور انہیں train کررہا ہوں حضور کی یہ خواہش تھی کہ مقامی طور پر پلے بڑھے بچوں کو اس مقصد کیلئے تیار کریں کیونکہ انہیں انگریزی زبان کے محاورے پر اہل زبان کی طرح عبور حاصل ہوگا۔ اور وہ بہتر ترجمے پیش کرسکیں گے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کو سمجھنے کا ملکہ پیدا کرنے کیلئے حضور خود ان پر گھنٹوں اپنا وقت صرف فرما کر ان میں یہ اہلیت پیدا کرنے کی کوشش فرما رہے تھے۔

پاکستان واپس آکر خاکسار نے ریسرچ کا شوق رکھنے والی بچیوں کی ایک ٹیم تیار کی اور ان موضوعات میں سے بعض کو چنا جو حضور نے لندن ٹیم کو ریسرچ کیلئے دیئے ہوئے تھے۔ لندن ٹیم کی انچارج نے مجھے وہ لسٹ اور حضور کی بنیادی راہنمائی ان موضوعات پر مہیا کی۔ ہمارے لئے یہ کام بالکل نیا تھا اور کوئی تجربہ نہ تھا لیکن شوق تھا کہ حضور کے ارشادات پر عمل کرسکیں۔ چنانچہ کچے پکے جیسے بھی پیپرز تیار ہوئے حضور کی خدمت میں بھیجے۔ یہ حضور کی ذرہ نوازی تھی کہ انہیں ملاحظہ فرماتے اور اپنی ہدایات سے نوازتے۔

چنانچہ ہماری پہلی کوشش کے جواب میں یہ خط تحریر فرمایا:۔

"آپ کی طرف سے وہاں پر ہونے والی ریسرچ کے بارہ میں رپورٹ ملی ہے۔ لیکن آپنے تو صرف مواد اکٹھا کر کے بھجوادیا ہے۔ اس پر تنقیحات قائم کرکے نتائج نہیں اخذ کئے گئے۔ نہ ہی حوالوں پر کسی قسم کا تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس پہلو سے یہ رپورٹ تشنہ ہے۔ ان کاموں کے علاوہ آپکو اب نئی ریسرچ کیلئے پلاننگ بھی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ توفیق کو بڑھائے۔ سر دست حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب نسیم دعوت، کشتی نوح اور چشمہ مسیحی کی ان عبارتوں کی روشنی میں تحقیق شروع کرائیں جن میں یہودیوں کے حضرت مریم پر اس قسم کے اعتراضات کا ذکر ہے کہ گویا انھوں نے تعدد ازدواج کی بنیاد ڈالی۔ اگر یہ درست ہے تو کیا اس سے پہلے یہودیت میں تعدد ازدواج منع تھی؟ تورات کا اصل حوالہ کہ حمل کی حالت میں کسی عورت کا نکاح کرنا حرام اور ناجائز امر ہے۔

قرآن کا حضرت مریم کو اخت ہارون کہنا کیا بائبل سے انکے کسی بھائی کا نام ہارون ثابت ہے۔

(مکتوب 9.1.96)

حضور کے ارشاد فرمودہ موضوع پر ریسرچ پیپر تیار کرکے جب حضور کی خدمت میں بھجوایا گیا تو آپ نے

باقی صفحہ 6 پر

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

نمازی اور قرآن خوان

لاہور (وقائع نگار) قرآن انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام سیمینار میں مقررین نے قرآن پاک اور مسلمانوں کے بارے میں بعض دلچسپ اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت پاکستان کی کل آبادی میں سے صرف 3 فیصد مسلمان نماز پنجگانہ ادا کرتے ہیں ایک ہزار مسلمانوں میں سے ایک زکوۃ کی باضابطہ ادائیگی کرتا ہے دنیا بھر کے مسلمانوں میں سے صرف ایک فیصدی قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ جانتے اور پڑھتے ہیں۔ سوا ارب مسلمان تو قرآن پاک ناظرہ بھی نہیں پڑھ سکتے قرآن پاک کی تعلیم دینے والے اساتذہ میں سے بھی صرف 2 فیصد ایسے ہیں جو قرآن کو مکمل طور پر سمجھتے ہیں پاکستان کی آبادی کا 75 فیصد ناخواندہ ہے اور ہر آنے والے سال میں ناخواندگی کا گراف بڑھ رہا ہے۔

(روزنامہ پاکستان 15 ستمبر 2003ء)

تجدید دین کی ضرورت

خورشید ندیم اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

اب آیئے مذہب کی طرف۔ پہلے ہم اپنی بات کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے آج عمل یا ردعمل کے طور پر اگر تشدد کا راستہ اپنایا ہے تو اس کا سہرا اسلام کی اس تعبیر کے سر ہے جس کے تحت دنیا میں حق اقتدار اسلام کے لئے خاص کرنے اور ہر غیر مسلم حکومت کو طاغوت قرار دینے کے علاوہ مسلمانوں پر اسلام کے سیاسی اقتدار کے قیام کی جدوجہد کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ اس تعبیر کے مطابق دنیا میں غیر مسلموں کے پاس دو راستے ہیں مسلمان حکومت کے معاہد بن کر رہیں یا ذمی۔ اقتدار بہر حال اہل اسلام کے پاس ہی ہوگا۔ جن لوگوں نے ابتدا یہ تعبیر پیش کی، وہ دین کا گہرا علم رکھتے تھے، اس لئے انہوں نے جو حکمت عملی اختیار کی، اس میں تشدد کا گزر نہیں تھا۔ تاہم جیسے یہ عمل آگے بڑھتا اس میں تشدد کا عنصر شامل ہو جاتا لیکن یہ ایک دوسری بحث ہے۔ بعد میں جب قیادت دین کے جید علما کے بجائے ان لوگوں کو منتقل ہوگئی جو اصلاً سیاسی کارکن (activist) تھے تو انہوں نے اس بنیادی تعبیر کو اختیار کر کے ہر اس راستے کو قبول کرنا جائز سمجھا جس کا نتیجہ اسلام کے سیاسی اقتدار کا قیام ہے۔ اب جہاں جہاں مسلمانوں کے پاس اقتدار نہیں تھا، وہاں ایسی تحریکیں اٹھنے لگیں جنہوں نے مسلمانوں کو یہ سکھایا کہ کسی غیر اسلامی حکومت کے تحت رہنا شرعاً جائز نہیں، اس لئے وہ اپنی حکومت کے قیام کے لئے جدوجہد کریں۔ یہ جدوجہد اب کم و بیش ہر جگہ تشدد میں ڈھل چکی ہے۔ اسی طرح آج اگر ہندوؤں میں تشدد کا عنصر داخل ہو گیا ہے تو اس کا سبب بھی ہندومت کی سیاسی تعبیر ہے۔ جب بھارت پر اقتدار کو ہندوؤں کا حق قرار دیا گیا تو اس نے آر ایس ایس جیسی تنظیموں کو جنم دیا۔ گویا مذہب کی سیاسی تعبیر آج تشدد کا دوسرا سبب ہے۔

ریاستی سطح پر تشدد کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ عالمی اقتدار کے تصور کی نفی ہو اور جمہوریت کو کسی اخلاقی نظام کے تابع بنایا جائے۔ عملاً اس کی تین صورتیں ممکن ہیں۔ ایک تو یہ کہ امریکہ میں وہ قوتیں برسر اقتدار آئیں جو اقوام عالم کے ساتھ جیو اور جینے دو کے اصول کے تحت معاملہ کریں دوسرا یہ کہ جمہوریت کو کسی نظام اخلاق کے تابع بنانے کے لئے ایک فکری اور عملی تحریک شروع ہو۔ تیسرا یہ کہ چھوٹی اقوام خود کو خود انحصار اور اتنا مضبوط بنائیں کہ کوئی ان پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھے تو اسے اس کی قیمت ادا کرنا پڑے۔ پہلا کام ہمارے بس میں نہیں۔ ہم دوسرا اور تیسرا کام کر سکتے ہیں اس کے لئے ہمیں جہاں دنیا کے سامنے ایک نیا فکری نظام پیش کرنا ہوگا۔

وہاں اپنی سطح پر خود انحصاری اور اپنی مضبوطی کے لئے ایک قابل عمل منصوبہ تشکیل دینا ہوگا۔

مذہبی تحریکوں کو تشدد سے پاک کرنے کے لئے

دین کی تجدید و احیا کی ضرورت ایک بار پھر نمایاں ہوگئی ہے۔ کیا اسلام کا مقصد پہلے مقامی اور پھر عالمی سطح پر ایک سیاسی حکومت کا قیام ہے اور ہر مسلمان پر اس کی جدوجہد فرض کی گئی ہے؟ جہاد کا مفہوم کیا ہے اور کیا حکومت کے حصار سے باہر جہاد کی اجازت دی گئی ہے؟ کیا ایک محکوم مسلمان قوم کو کسی جگہ مذہبی آزادی حاصل ہے تو اس کے باوجود اس پر آزادی کی جدوجہد لازم ہے؟ اگر کہیں مسلمان آزادی چاہتے ہیں تو کیا جدوجہد کے لئے مذہب کی کوئی راہنمائی موجود ہے؟ ان سوالات کے جوابات ہی یہ طے کریں گے کہ مذہب کو تشدد سے الگ کیسے کیا جا سکتا ہے۔ ہر مذہب کے اہل علم کو ان پر غور کرنا اور دنیا کو تشدد سے نجات دلانے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اگر تشدد کو آج عمل یا ردعمل کے نام پر جواز بخشا گیا تو پھر کل کسی کے لئے امن سے جینا ممکن نہیں رہے گا۔ کیا آج کے مہذب انسان کا مقصود یہی ہونا چاہئے؟

(روزنامہ جنگ یکم ستمبر 2003ء)

فتووں کا تلاطم

حمید اختر لکھتے ہیں۔

تین روز قبل کچھ نام نہاد مذہبی تنظیموں کے علماء نے پنجابی کانفرنس کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے بغیر تصدیق کئے اور بغیر ہم سے پوچھے ہمارا جنازہ نہ پڑھنے کا فتویٰ جاری کر دیا حالانکہ پنجابی کانفرنس میں ہماری جس تقریر کی بنیاد پر یہ فتویٰ جاری کیا گیا ہے وہ ہم اپنے گزشتہ کالم میں درج کر چکے ہیں اور یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ ہم نے جو کچھ وہاں کہا تھا اس پر اب بھی قائم ہیں۔ ایک دفعہ پھر ہم اپنی یہ تقریر یہاں درج کر رہے ہیں اور مذہب کی حقیقی روح سمجھنے والے سچے علماء سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ بتائیں اس میں ہم نے کیا غلط بیانی کی ہے۔ ہمارا وہ فقرہ جس پر ہنگامہ کھڑا کیا گیا ہے یہ تھا "قائداعظم نے یہ ملک خالی تلاوت کرنے کے لئے نہیں بنایا تھا بلکہ پاکستان کے قیام کے مقاصد میں برصغیر کے مسلمانوں کے تحفظ اور بقاء کے مسائل ان کے سامنے تھے۔ بدقسمتی سے ہم ان مقاصد کو تو بھول گئے ہیں اور خالی تلاوت پر زور دینے لگے ہیں" ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بڑی صاف اور سیدھی بات ہے اور اگر اس میں کوئی گستاخی ہوئی ہے تو فتوے دینے کی بجائے ہمیں اس کے متعلق آگاہ کیا جائے' مذہب کے معاملے میں ہمیں کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے' ہمارے پانچ بچے ہیں اور ہم نے ان پانچوں کی پیدائش کے بعد ان کے کان میں خود اذان دی ہے۔ ہمارے سات نواسے نواسیاں ہیں۔ ان میں سے سوائے ایک بچی کے جو

گزشتہ نومبر میں کینیڈا میں پیدا ہوئی سبھی نواسے نواسیوں کے کان میں بھی ہم نے خود اذان دی ہے۔ اس بچی کی پیدائش کے زمانے میں ہمارا نواسہ فارس خاصا پریشان رہا تھا اور ہمیں اپنا جیب خرچ دے کر ٹورانٹو جانے کی پیش کش کرتا رہا تھا کہ ہم بچی کی پیدائش کے وقت وہاں موجود ہوں اور اس کے کان میں اذان دے سکیں ورنہ اس کی لالہ خالہ بیچاری کیا کرے گی' بڑی مشکل سے ہم نے اس کو قائل کیا کہ بچی کے والد سعید عرفان بھی اذان دینے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ فکر نہ کرے۔ یہاں تک تو مذہب کی بات ہوگئی اب ملک دشمنی کا معاملہ تو جو دیوبندی مولوی صاحب ہمارا جنازہ نہ پڑھنے کا اعلان کر رہے تھے وہ تحریک پاکستان کے سلسلے میں دیوبندی مولویوں کی کرتوتوں کے سلسلے میں ہمارا منہ نہ ہی کھلوائیں تو بہتر ہے۔ ان علماء نے چند مستثنیات کو چھوڑ کر بحیثیت مجموعی تحریک پاکستان کی سخت مخالفت کی تھی۔ یہ ہمارے سامنے کی بات ہے اور ہم نے قیام پاکستان کی حمایت کرنے پر ان سے گالیاں بھی سنی ہیں اور ڈنڈے بھی کھائے ہیں اس لئے وہ نئی نسل کو جھوٹ بول کر بھلے ہی گمراہ کرتے رہیں' ہمیں اس معاملے میں اپنا کچا چٹھا کھولنے پر مجبور نہ کریں۔ (روزنامہ دن۔ 4 مئی 2001ء)

بیسویں صدی اور زلزلے

"گزشتہ 100 سالوں میں زلزلوں نے لاکھوں افراد کو منٹوں میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مگر اس قیامت کے بارے میں قبل از وقت اطلاع دینے والا کوئی آلہ ابھی تک ایجاد نہیں ہو سکا۔ سائنس تمام تر ترقی کے باوجود لاکھوں انسانوں کو پل میں موت کے گھاٹ اترنے سے بچانے سے قاصر ہے۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ صدی میں سب سے خوفناک زلزلہ 1960ء میں چلی میں آیا جس کی شدت ریکٹر سکیل پر 9.5 تھی۔ اس زلزلے کے باعث چلی کے کئی گاؤں صفحہ ہستی سے مٹ گئے اور چلی سے سینکڑوں کلومیٹر دور ریاست ہوائی میں 61 افراد ہلاک ہو گئے پھر زمین نے اپنا غصہ 1976ء میں چین کے شہر تانگ شان پر اتارا اور 5 لاکھ افراد کو ابدی نیند سلا دیا۔ جاپان کے شہر ٹوکیو میں ایک لاکھ 42 ہزار 800 افراد ہلاک ہوگئے۔ شمالی ترکی کے شہر اریزگن میں 1939ء میں اچانک قیامت صغریٰ کا منظر دیکھنے میں آیا جب ایک لاکھ افراد عمارتوں کے ملبے تلے دب کر ہلاک ہوگئے۔ پاکستان کی تاریخ میں سب سے بڑا زلزلہ 30 مئی 1935ء میں آیا جب کوئٹہ شہر مکمل طور پر تباہ ہو گیا اور 60 ہزار افراد آن واحد میں لقمہ اجل بن گئے۔ ستمبر 1985ء میں میکسیکو سٹی میں 10 ہزار افراد، دسمبر 1988ء میں 25 ہزار افراد، اکتوبر 1989ء میں کیلی فورنیا میں 68 افراد، 1990ء میں ایران کے صوبے گیلان میں 40 ہزار افراد ہلاک اور 4 لاکھ بے گھر ہوئے۔ ستمبر 1993ء میں جنوبی اور مغربی انڈیا میں 2200 دیہاتی، جون 1994ء میں کولمبیا میں ایک ہزار افراد، جنوری 1995ء میں جاپان کے شہر کوب میں 6430 افراد لقمہ اجل بن گئے۔ جنوری 1999ء میں کولمبیا کے علاقے آرمیبیا میں ایک ہزار افراد 17 اگست 1999ء کو ترکی کے دو شہروں استنبول میں سینکڑوں افراد، ستمبر 1999ء میں تائیوان میں 2500 افراد ہلاک ہوئے اور اب افغانستان زلزلے سے جھول گیا جس میں 5 ہزار سے زائد افراد جاں بحق ہوئے"۔

(روزنامہ "دن" لاہور 28 مارچ 2002ء)

سونف

گرم خشک اور ہاضم ہے۔ بلغم کو چھانٹتی اور بادی کو مٹاتی ہے۔ پیٹ کے درد کو دور کرتی ہے۔ سینے' جگر' گردے اور مثانے کے رکاؤ کو کھولتی ہے۔ ریاح کو خارج کرتی ہے۔ اپھارے اور پرانے بخار میں مفید ہے۔

بقیہ صفحہ 4

تحریر فرمایا:۔

''یہودیت میں تعدد ازدواج کے بارہ میں آپ کی ریسرچ ٹیم نے اچھا مقالہ تیار کیا ہے۔ اور آخر پر نتیجہ بھی بہت عمدہ نکالا ہے۔ اس طرح انشاء اللہ ہماری بچیاں بڑی اچھی سکالر تیار ہونگی۔ محترم شیخ عبدالقادر صاحب محقق کے مضامین جو آپ کی ٹیم نے تیار کئے ہیں وہ سارے مضامین اور انکے خلاصے باقاعدہ catagorise کرا کے یہاں بھجوادیں۔ پھر ہم خود ان سے استفادہ کرلیں گے۔

(مکتوب 12.11.96)

چنانچہ ہم نے یہ سارے مضامین اور انکے خلاصے بمع انڈیکس حضور کی خدمت میں بھجوادیئے۔

لندن میں حضور نے اپنی نگرانی میں لجنہ کی ریسرچ ٹیم سے بائیبل پر Commentary لکھوانی شروع کی جو کہ اپنی تکمیل کے مراحل میں ہے۔ لجنہ ربوہ کی ریسرچ ٹیم کو بھی اسمیں کچھ معاونت کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ بچیاں یہ کام انتہائی شوق اور محنت سے کرتی ہیں۔ یہ سب حضور کی محنت نیک خواہشات اور دعاؤں کی ہی برکات ہیں کہ جماعت کی بچیاں خدا کے فضل سے بہترین سکالرز بن رہی ہیں۔ اس وقت جرمنی، امریکہ وغیرہ میں لجنہ کی ممبرات ان ہی دینی خدمات میں معروف ہیں۔

نصرت جہاں ہومیو پیتھک کلینک اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا قیام

حضور کے ارشادات اور خواہشات کے پیش نظر دسمبر 1995ء میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کی طرف سے ایک ہومیو پیتھک کلینک کا آغاز کیا گیا۔ اس کلینک کے قیام اور طریقہ کار میں بھی ہمیں اللہ کے فضل سے حضور کی طرف سے راہنمائی اور ہدایات حاصل ہوتی رہیں۔

چنانچہ تحریر فرمایا:۔

'' آپکا خط ملا۔ ہومیو پیتھی ڈسپنسری کیلئے آپ کا اندازہ خرچ تو بہت زیادہ ہے۔ اتنا ہونا نہیں چاہیئے۔ ایک دفعہ دوائیاں بن جائیں وہ آپ کو ربوہ میں میں نے جو انتظام کرایا تھا ان سے آسانی سے مل سکتی ہیں تو پھر بڑی بڑی دو تین سو بوتلوں میں ایک ہی دفعہ اکٹھی دوائیاں تیار کرکے رکھی جاسکتی ہیں۔ انھیں تقسیم کے ساتھ ساتھ liquid سے جو کہ زیادہ مہنگے نہیں ہوتے تازہ کرتے رہنے چاہئیں۔ اسطرح یہ سارا کام بہت سستا پڑے گا۔ باقی جو نسخے آپ نے طلب کئے ہیں ان کیلئے جب میری کتاب چھپے گی تو آپ کو کافی مدد مل جائے گی۔ وہاں سے دیکھ لیں یہ ساری باتیں اس میں ہیں۔ بہرحال آپنے جو خدمت شروع کی ہے یہ بڑی قابل قدر ہے اور انشاء اللہ اس سے بکثرت لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ (مکتوب 13.3.97)

الحمدللہ کہ حضور کے ارشاد کی برکت سے بکثرت لوگ اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں اور خدا کے فضل سے مسلسل اٹھا رہے ہیں۔

مورخہ 19 فروری 2003ء کو اس کلینک کی باقاعدہ عمارت کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے رکھا سنگ بنیاد رکھے جانے سے صرف ایک روز قبل خاکسار نے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست اور کلینک کا نام ''نصرت جہاں ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ'' رکھے جانے کی درخواست کیلئے فیکس کی۔ مجھے بے انتہا خوشی اور حیرت بھی ہوئی کہ باوجود طبیعت بہت اچھی نہ ہونے کے حضور نے اسی روز ہمیں منظوری کی فیکس بھجوائی جو کہ افتتاح سے قبل ہمیں مل گئی۔ اللہ تعالیٰ حضور کے درجات کو بڑھاتا چلا جائے اور اس صدقہ جاریہ کا آپ کو تاقیامت ثواب ملتا رہے۔ حضور کے دل میں لڑکیوں اور عورتوں کی دینی تعلیم و تربیت کیلئے بہت تڑپ تھی آپنے اس کیلئے ایک ادارے کے قیام کا بھی پروگرام بنایا۔

چنانچہ تحریر فرمایا:۔

''لڑکیوں اور عورتوں کی تعلیم یعنی دینی تعلیم اور گھر گرہستی کی تعلیم کے سلسلہ میں غالباً 82 میں میں نے یک دفعہ پروگرام بنایا تھا کہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا مرکزی ادارہ قائم کیا جائے۔ لیکن بات ابھی ابتدائی مراحل میں ہی تھی کہ ہجرت کا مرحلہ بیچ میں آن پڑا۔ دل تو میرا بہت چاہتا ہے۔ کہ ایک مثالی ادارہ قائم کریں جس میں ہر پہلو سے معیار اعلیٰ پائے کا ہو۔ اب دیکھیں کب یہ آرزو بر آتی ہے ضرورت واقعی شدید ہے آپ کیوں نہیں منصوبہ بناتیں 'مجیو ابو لے لاوی بو مکولے'۔''

(مکتوب از سپین 16.3.90)

21.1.90 کے خط کے جواب میں ایک مرتبہ تحریر فرمایا:

''الحمدللہ آپکی زندگی دن بدن پہلے سے بڑھ کر مفید خدمت دین میں منہمک ہوتی چلی جارہی ہے۔ اللہ اس خیر کے سلسلہ کو برکت دے اور آپکو اپنی رضا کی جنت عطا فرمائے۔ لجنہ کی سب خادماؤں کو جو آپکا دست و بازو بنی ہوئی ہیں میری طرف سے پرخلوص سلام۔

(مکتوب 4.3.94)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35239 میں رضیہ سلطانہ زوجہ محمد لطیف قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منظور آباد لیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/8000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/32000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رضیہ سلطانہ زوجہ محمد لطیف لیہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد ولد فضل علی خان لیہ گواہ شد نمبر 2 اویس احمد ولد مبارک احمد خان لیہ

مسل نمبر 35240 میں حمود الرحمٰن شاکر ولد فضل الرحمٰن قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیا محلہ جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حمود الرحمٰن شاکر ولد فضل الرحمٰن جہلم گواہ شد نمبر 1 سید فخر محمود بخاری ولد سید محمد ہارون بخاری جہلم گواہ شد نمبر 2 نیر محمود ولد محمود احمد کالا گوجراں جہلم

مسل نمبر 35241 میں شان الحق ولد رفیق احمد خان قوم ککے زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شان الحق ولد رفیق احمد خان دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد انور ولد عبدالسمیع انور دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 غضنفر احمد ولد محمد شریف دارالعلوم وسطی ربوہ

مسل نمبر 35242 میں طاہر احمد ظفر ولد رشید احمد ایاز قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر احمد ظفر ولد رشید احمد ایاز دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد ولد چوہدری غلام احمد دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 35243 میں عصمت نبیلہ بنت عبدالحمید خلیق قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عصمت نبیلہ عبدالحمید خلیق دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مقبول احمد خالد ولد محمد اسماعیل مرحوم دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید خلیق والد موصیہ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب شادی

مکرم عبدالرشید منگلا صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ 20 ستمبر 2003ء کو ان کے دو بیٹوں مکرم مظفر احمد منگلا صاحب کا نکاح مکرمہ ساجدہ عزیز منگلا صاحبہ بنت مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب آف علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر اور مکرم عطاء الکریم رضوان منگلا صاحب کا نکاح مکرمہ خولہ زبیر منگلا صاحبہ بنت مکرم محمد زبیر صاحب منگلا آف ٹورانٹو کینیڈا کے ساتھ مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے احاطہ مجلس انصاراللہ پاکستان میں پڑھا۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ دوسرے روز مورخہ 21 ستمبر 2003ء کو اسی جگہ دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر محترم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نے دعا کروائی۔ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے والے دولوں بچے اور بچیاں محترم رائے اللہ بخش اول منگلا صاحب مرحوم آف چک منگلا ضلع سرگودھا کے پوتے اور پوتیاں ہیں۔ احباب جماعت سے ان رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح وتقریب شادی

مکرم عبدالقادر صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب کھاریاں کا نکاح ہمراہ مکرمہ صالحہ انور صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد انور صاحب آف گڑھی شاہو حلقہ دارالذکر لاہور مورخہ 14 ستمبر 2003ء کو مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بحق مہر پچاس ہزار روپے پڑھا۔ اسی دن تقریب شادی منعقد ہوئی۔ اگلے روز کھاریاں میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم منظور احمد صاحب کھوکھر صدر جماعت کھاریاں نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

مکرم زاہد محمود صاحب معلم جامعہ احمدیہ کا اپنڈکس کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے احباب سے موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعزاز

مکرم رفیق مبارک میر صاحب نائب وکیل تعمیل وتنفیذ تحریک جدید لکھتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم میر احمد محمود طاہر نے حال ہی میں شعبہ فوٹوگرافی میں نیشنل کالج آف آرٹس لاہور سے ڈپلومہ مکمل کیا ہے اور اس سلسلہ میں ہونے والی فوٹوگرافی کی نمائش منعقدہ 8 تا 18 ستمبر 2003ء بمقام نیشنل کالج آف آرٹس (N.C.A) جس میں پاکستان کے 13 شہروں سے 46 طلباء و طالبات نے شرکت کی۔ اس نمائش میں انہوں نے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس کورس اور نمائش کی Coverage ملک کے بڑے بڑے اخبارات اور ٹی وی چینلز نے کی ہے۔ جیو T.V پر مکرم احمد محمود طاہر کا انٹرویو نشر ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس اعزاز کو ان کیلئے بیش از پیش کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

ضرورت ہے

ایسے احمدی نوجوان جو میٹرک پاس ہیں۔ اور عمر 24 سال سے کم ہے۔ جسمانی ساخت اور عمومی صحت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اگر ملازمت کے خواہاں ہیں۔ تو اپنی درخواستیں مقامی صدر اور امیر صاحب ضلع کی تصدیق وتوثیق کے ساتھ 15 اکتوبر 2003ء تک نظارت ہذا کو بھجوائیں۔ (نظارت امور عامہ)

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے 1500 روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1400 بچے یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بش ڈاکٹرائن سے عالمی امن کو خطرہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں 200 عالمی رہنماؤں کے سامنے امریکی صدر بش اس وقت سخت تنقید کا نشانہ بنے جب سیکرٹری جنرل کوفی عنان عراق کے بارے میں امریکی پالیسیوں پر پھٹ پڑے صدر بش کی تقریر سے تھوڑی دیر قبل کوفی عنان نے عراق کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ "پیشگی حملے" کے بش ڈاکٹرائن سے عالمی امن وسلامتی کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ اس منطق نے ادارہ کے اصولوں کو چیلنج کیا ہے۔ کوفی عنان کے اس خطاب کو زبردست پذیرائی ملی اور عالمی رہنماؤں نے اس پر تالیاں بجائیں۔ تاہم کوفی عنان نے اپنے خطاب میں دہشت گردی کے بارے میں امریکی تشویش اور اقوام متحدہ کے بارے میں اس کے موقف کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ فوری عالمی بحرانوں کو حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی اجازت کے بغیر کارروائی سے عالمی امن کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے امریکی اقدام سے یہ تاثر مضبوط ہوا کہ خود حفاظتی اقدام کے تحت اقوام متحدہ کی حمایت کے بغیر بھی کوئی ملک دوسرے پر حملہ کر سکتا ہے۔ یہ روایت بن گئی تو لاقانونیت ہو جائے گی۔

سعودی ہسپتال میں دہشت گردوں کا قبضہ سعودی عرب کے جنوبی شہر جنران کے ایک ہسپتال پر مسلح دہشت گردوں نے قبضہ کر کے متعدد افراد کو یرغمال بنالیا۔ پولیس کارروائی میں 4 دہشت گرد ہلاک اور دو گرفتار کر لئے گئے۔ جبکہ دو سیکورٹی اہلکار ہلاک اور 6 زخمی ہوئے۔

فلسطینی وفد کو ویزا دینے سے انکار امریکہ نے اقوام متحدہ کے اجلاس میں شرکت کیلئے فلسطینی وفد کو ویزا دینے سے انکار کر دیا ہے۔ فلسطینی حکام نے عالمی برادری سے کہا ہے کہ امریکی رویئے کا نوٹس لے یہ آداب میزبانی کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ امریکہ کا رویہ ہمارے ساتھ غیر دوستانہ ہے۔

شمالی کوریا کا ایٹمی پروگرام شمالی کوریا نے اقوام متحدہ کی اپیل مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارا ایٹمی پروگرام منجمد نہیں ہوگا۔ ایٹمی توانائی ایجنسی کی قرارداد ناقابل قبول ہے یہ امریکہ کی اس جارحانہ پالیسی کو ظاہر کرتی ہے جو اس نے ہمارے ساتھ روا رکھی ہے۔

بھارت امریکہ تعلقات نیویارک میں بھارتی وزیراعظم واجپائی نے ایشیا سوسائٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت امریکہ تعلقات میں بڑی تبدیلی آ چکی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان فروغ پاتی ہوئی پارٹنرشپ انتہائی اہم ہے جس کی بنیاد مشترکہ مفادات کے بارے میں ہماری بہتر افہام وتفہیم ہے دونوں ممالک اب دوستانہ انداز میں دوطرفہ، علاقائی اور عالمی امور پر بات چیت کرتے ہیں۔

حزب اللہ اور اسرائیل میں جنگ بندی

حزب اللہ اور اسرائیلی حکومت کے درمیان جنگ بندی کے بدلے اسرائیل 200 فلسطینیوں سمیت 400 عرب قیدی رہا کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ مروان برغوتی کو رہا نہیں کیا جائے گا۔ حزب اللہ کے رہنما حسن نصراللہ نے کہا کہ حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی کا سمجھوتہ جلد ہو جائے گا۔

عراقی گاؤں پر میزائل حملہ عراق کے علاقہ فلوجہ کے ایک گاؤں کا امریکی ٹینکوں نے محاصرہ کر کے مشین گنوں اور میزائلوں سے حملہ کر دیا۔ 3 عراقی جاں بحق اور 5 زخمی ہو گئے۔ حملے سے ایک گھنٹہ قبل اس گاؤں کے 300 افراد نے امریکہ کے خلاف صدام کی بڑی تصویریں اٹھا کر مظاہرہ کیا تھا۔

ایران کی فوجی صلاحیت میں اضافہ ایرانی صدر محمد خاتمی نے کہا ہے کہ ایران بیرونی دنیا سے تعلقات بہتر بنانے کے عزم پر قائم ہے لیکن اپنی فوجی صلاحیت میں اضافہ بھی جاری رکھے گا۔ دشمنوں کے دباؤ کے باوجود مذاکرات کے ذریعے کشیدگی ختم کرنے کی پالیسی ترک نہیں کرینگے۔

طالبان زیادہ متحرک اور فعال افغان حکام نے دعویٰ کیا ہے طالبان پہلے سے زیادہ فعال اور متحرک ہو گئے ہیں ۔ وہ جدید ترین ہتھیار اور سیٹلائٹ فون استعمال کر رہے ہیں۔ طالبان کے حملوں میں شدت اور منظم پن آ چکا ہے۔ ان کا زیادہ تر زور پکتیا، ارغون، غزنی اور زابل میں ہے۔ مقامی پشتون آبادی کی حمایت انہیں حاصل ہے۔

عراق کی تعمیر نو عراق میں امریکی منتظم اعلیٰ پال بریمر نے امریکی قانون سازوں سے عراق کی تعمیر نو کیلئے 87۔ ارب ڈالر کا بجٹ منظور کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر امریکہ نے ضروری امداد فوری طور پر فراہم نہ کی تو عراق میں دہشت گردی کو فروغ ملے گا۔ انہوں نے بتایا کہ نجف کا کنٹرول سپین کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ عراقی عوام ابھی خود حکومت چلانے کے قابل نہیں ہوئے۔

عرب ممالک میں جعلی مولوی امریکہ کے شہرہ آفاق مصنف رونلڈ کیسلر نے انکشاف کیا ہے کہ سی آئی اے نے 11 ستمبر کے واقعہ کے بعد عرب ممالک میں جعلی مولوی بطور ایجنٹ بھرتی کئے۔ امریکہ نے اپنے حق میں جھوٹے فتوے جاری کرانے کیلئے مولویوں کو رشوت بھی دی عراقی عوام سے کہا گیا کہ وہ امریکیوں کے سامنے مزاحمت نہ کریں کیونکہ وہ ان کے خیرخواہ ہیں۔

(خبریں 24 ستمبر 2003ء)

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	25۔ستمبر	زوال آفتاب	12-00
جمعرات	25۔ستمبر	غروب آفتاب	6-04
جمعہ	26۔ستمبر	طلوع فجر	4-35
جمعہ	26۔ستمبر	طلوع آفتاب	5-56

امریکہ سے فوجی امداد کی ضرورت نہیں

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ امریکہ سے فوجی امداد کی ضرورت نہیں۔ امریکہ تین ارب ڈالر کی امداد میں سے فوج کیلئے رقم کو سوشل سیکٹر میں منتقل کر دے تو اسکا خیر مقدم کرینگے۔ قبائلی علاقوں میں فوجی نہیں انٹیلی جنس آپریشن کی ضرورت ہے۔ امریکہ طالبان اور القاعدہ عناصر کے خلاف مزید معاونت فراہم کرے۔ آئی ایس آئی مکمل طور پر میرے کنٹرول میں ہے۔ مدرسوں پر کوئی کریک ڈاؤن نہیں ہو رہا۔ فوج میں طالبان ا القاعدہ کا کوئی حامی نہیں ہے۔ اسامہ زندہ اور مسلسل جگہ بدل رہے ہیں۔ اسلام اور امریکہ کے درمیان تصادم کا امکان ہے۔ ابھی عراق میں فوج بھیجنا ممکن نہیں۔ وہ امریکی ٹی وی کو انٹرویو اور ایشیا سوسائٹی سے خطاب کر رہے تھے۔

حافظ آباد سے 5 ارکان قومی وصوبائی اسمبلی مستعفی

حافظ آباد سے مسلم لیگ ق کے صوبائی وزیر ثقافت چودھری شوکت علی بھٹی سمیت ممبران قومی و صوبائی اسمبلی نے کام نہ ہونے پر حکومت سے نالاں ہو کر استعفے دے دیئے ہیں۔ ارکان قومی اسمبلی نے استعفے سپیکر قومی اسمبلی کو فیکس کر دیئے جبکہ پنجاب اسمبلی کے ارکان نے اپنے استعفے سپیکر پنجاب اسمبلی کے سپرد کر دیئے ہیں۔

امریکی وزیر خارجہ کی صدر مشرف سے ملاقات

امریکہ کے وزیر خارجہ کولن پاول نے جنرل مشرف سے ہوٹل میں ملاقات کی جو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی ملاقات میں دوطرفہ تعلقات، جنوبی ایشیا، عراق اور افغانستان کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات خوشگوار اور دوستانہ ماحول میں ہوئی اور تمام معاملات پر تفصیلی غور کیا گیا۔ بعد میں وزیر خارجہ خورشید قصوری نے صحافیوں کو بتایا کہ یہ ملاقات دونوں ملکوں کے درمیان اعلیٰ سطح پر مسلسل رابطے کا حصہ ہے جس میں باہمی دلچسپی کے تمام امور اور دوطرفہ تعلقات پر تفصیلی تبادلہ خیال ہوا۔

سفارتی عملے کی تعداد میں اضافے کی تجویز

بھارت نے پاکستان کو دوطرفہ بنیاد پر اپنے اپنے ہائی کمشنوں کے عملے کی تعداد میں آٹھ آٹھ ارکان کے اضافے کی تجویز پیش کر دی ہے۔ آٹھ ارکان کے اضافے سے سفارتی نمائندوں اور اہلکاروں کی تعداد 47 سے بڑھ کر 55 ہو جائے گی۔ یہ بات بھارتی وزارت خارجہ کی طرف سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہی گئی۔ واضح رہے کہ وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی نے 6 مئی کو اعتماد بحال کرنے کے اقدامات کے سلسلے میں سفارتی عملے کی تعداد میں اضافے کی ضرورت پر بھی زور دیا تھا۔

مسائل کو سیاست کا حصہ بنا کر وقت ضائع نہیں کرینگے

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ صوبوں کے درمیان معاملات کو افہام وتفہیم سے حل کرنے کے حامی ہیں۔ ملک اور قوم کی ترقی اور فلاح و بہبود کیلئے کام کرتے رہیں گے اور مسائل کو سیاست کا حصہ بنا کر وقت ضائع نہیں کرینگے۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار اپنی رہائش گاہ پر گورنر سندھ سید افتخار حسین شاہ سے ملاقات میں کیا۔

پاکستانی ایٹمی پروگرام ختم کرنے کا منصوبہ

پاکستانی ایٹمی پروگرام ختم کرنے کیلئے اسرائیل، بھارت اور امریکہ نے مشترکہ منصوبہ بنایا ہے اور 2005ء تک پاکستانی ایٹمی پروگرام ختم کرنے کیلئے تل ابیب، دہلی اور واشنگٹن میں خفیہ کام شروع ہو گیا ہے۔

انٹرنیشنل معیار کے مطابق خالص سونے کے
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری، ملتانی زیورات
Estd.1960
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد
Off:04524-212868
Res:04524-212867
Mob:0320-4891448
E-mail:mazharahmad2001@yahoo.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29